قربانی کے موقع پر پیش آنے والے بعض اہم اور ضروری مسائل

مسائل قربانی

محمد قاسم اوجھاری

ناشر:
اسلامی مرکز تحقیق واشاعت، اوجھاری، ضلع امروہہ، یوپی، انڈیا

تفصیلات

نام کتاب: مسائل قربانی
مرتب: محمد قاسم اوجھاری
صفحات: ۲۴
سن اشاعت: ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ اگست ۲۰۱۷ء
ناشر: اسلامی مرکز تحقیق واشاعت، اوجھاری، ضلع امروہہ، یوپی، انڈیا

Published By:
islamic Research & Publication's Center
Ujhari, Amroha, UP, India (244242)

Email: Qasimujhari@gmail.com
Qasimujhari@yahoo.com
Mobile: 9917778135 8630840535 9719452901
9457007920

فہرست

حرف دعا

سال ہجری کے پورے دورانیے میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے مسلمانوں کے کچھ تہوار، کچھ تاریخی یادگار دن اور کچھ ملکی سطح کی یادگاریں پھیلی ہوئی ہیں، ان کو اگر سادہ اور صحیح طریقہ سے منایا جائے تو کوئی قباحت نہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ہر مقدس دن کے ساتھ کچھ بدعات اور ناجائز رسمیں مل چکی ہیں، انجان لوگوں نے انہی کو عبادت سمجھ لیا۔ اس لئے اس طرح کے ہر موقع کے مسائل وغیرہ سے بروقت آگاہی اور غلط چیزوں پر فوراً تنبیہ کے ذریعہ ایک صالح معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے۔

اربابِ مدرسہ عربیہ حفظ القرآن کی خواہش ہے کہ اس طرح کے تمام مواقع کے لئے چھوٹے چھوٹے رسالے مرتب کئے جائیں، جن کے ذریعہ معاشرہ میں دینی شعور اور مسائل کا استحضار پیدا ہو، اور لوگ باضابطہ وقت نکالے بغیر ان سے استفادہ کرسکیں، اس سلسلہ کا پہلا رسالہ ''مسائل قربانی'' کے عنوان سے آپ کی خدمت میں پیش ہے، الحمدللہ ادارے کے ایک نوجوان استاذ عزیز القدر مفتی محمد قاسم اوجھاری نے اس کو بہت آسان الفاظ میں مرتب کیا ہے، یہ رسالہ بہت مختصر ہونے کے ساتھ قربانی کے ضروری مسائل کا احاطہ کیے ہوئے ہے، ہر مسئلہ کا حوالہ بریکٹ میں دیا گیا ہے، جس سے رسالہ میں مزید جدت پیدا ہوگئی ہے، اللہ تعالی ان کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے، اور اس رسالہ کو ہم سب کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

(جناب، حافظ) شاہد حسین
مہتمم مدرسہ عربیہ حفظ القرآن ڈھوارسی روڈ
قصبہ اوجھاری ضلع امروہہ (یوپی)

مقدمہ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم: اما بعد

اللہ تعالی نے دنیا میں انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا، کتابیں نازل کیں، صحیفے اتارے، انبیاء کی آمد کا سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا، اب قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، اور نہ ہی کوئی آسمانی کتاب نازل ہوگی، قیامت تک کے لئے انسانوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی ذمہ داری علماء امت کے کاندھوں پر رکھی گئی ہے، اسی لئے نبیؐ نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا ہے، دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اور معاشرے کی اصلاح گویا علماء کے فرائض میں ہے۔

صراط مستقیم کی شناخت اور ایک کامیاب زندگی کی پہچان عام لوگوں کے لئے ایک بڑا سوال رہا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ بہت سے افکار ونظریات پیدا ہوئے، جس کے نتیجے میں فرقوں نے جنم لیا، بدعات وجود میں آئیں، اور بہت ساری خرافات دین کا حصہ بن گئیں، کھرے کھوٹے میں امتیاز وقت کا ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں ہر عمل اور ہر عبادت کی ادائیگی کے طور وطریقے مقرر ہیں، جن کو مسائل کے نام سے جانا جاتا ہے، کچھ قرآن میں موجود ہیں، بیشتر احادیث میں مذکور ہیں، بقیہ علماء امت وفقہاء کرام نے قرآن وحدیث سے اخذ کر کے بیان کر دیئے ہیں، ایک صالح معاشرے کی تشکیل کے لئے مسائل سے واقفیت بہت ضروری ہے، مسائل جانے بغیر کوئی بھی عبادت اور عمل صحیح سے ادا نہیں ہوسکتا ہے۔

عبادات میں سے ایک اہم عبادت قربانی ہے، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

یادگار اور سنت ہے، جو اس وقت سے لے کر آج تک پوری دنیا میں جاری ہے، اور تا قیامت جاری رہے گی، جس کا مقصد اللہ تعالی کا قرب، اس کی رضامندی کا حصول اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے، زیر نظر کتاب میں قربانی کے موقع پر پیش آنے والے بعض اہم اور ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں، تا کہ لوگ اس اہم عبادت کو صحیح طور پر انجام دے سکیں، مسائل کے انتخاب میں مختلف کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اللہ تعالی ان تمام کتابوں کے مصنفین کو اجر عظیم عطا فرمائے، اور اس کتاب کو امت کی رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔

محمد قاسم اوجھاری

قربانی کی تاریخ اوراس کی ابتداء

قربانی ایک اہم ترین عبادت ہے جوحضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جب ملک شام جا پہنچے تو انہوں نے بارگاہِ ایزدی میں دعا کی کہ اے میرے رب مجھے ایک نیک فرزند عطا فرما، اللہ تبارک وتعالی نے ابراہیمؑ کی یہ دعا قبول فرمائی اور ایک حلیم المزاج فرزند حضرت اسماعیلؑ کی شکل میں عطا فرمایا۔ جب حضرت اسماعیلؑ چلنے پھرنے لگے تو ایک دن حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ میں اس لختِ جگر کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہا ہوں۔ آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ یہ حکم خداوندی ہے کیونکہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ اس حکم کی تعمیل پرآمادہ ہوئے اور حضرت اسماعیلؑ سے کہا کہ اے میرے بیٹے: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تم کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہا ہوں سوتمہاری اس سلسلہ میں کیا رائے ہے؟ حضرت اسماعیلؑ نے کہا کہ ابا جان! آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ اسے بلا تأمل پورا کیجئے، ان شاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔

الغرض جب دونوں نے خدا کے حکم کو تسلیم کرلیا اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے کروٹ پر لٹا دیا اور قریب تھے کہ ان کو ذبح کر دیں، فوراً حکم خداوندی نازل ہوا کہ اے ابراہیم! تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا، اب اس لخت جگر کو چھوڑ دو۔ پھر اللہ تبارک وتعالی نے جنت سے ایک دنبہ بھیجا اور اس دنبہ کو حضرت اسماعیلؑ کی جگہ پر ذبح کیا گیا، یہ قربانی کی ابتداء ہے، جوحضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے اور یہ سنت ابراہیمی آج تک پوری دنیا میں جاری اور ساری ہے (تفسیر ابن کثیر، قرطبی، روح المعانی)

اسلام میں قربانی

دنیا میں پرانی قوموں سے ہی یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ جانوروں کے ذبح کرنے کو تقرب کا ذریعہ سمجھا جاتا؛ لیکن حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے ذریعہ اللہ کی رضا جوئی کی خاطر جنتی مینڈھے کی قربانی کرا کر اس دستور کو صحیح رخ دے دیا گیا اور اسلام کے اندر بھی یہ طریقہ نہ صرف مشروع ہوا بلکہ مطلوب ومحمود قرار پایا۔ قرآن وحدیث میں قربانی کی بہت زیادہ تاکید کی گئی اور

وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی گئی اور وعید کے کلمات وارد ہوئے۔

قربانی کی فضیلت اور حکم

احادیث میں قربانی کے بڑے فضائل آئے ہیں، ایک حدیث میں ہے، حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں: حضرات صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے، صحابہ نے عرض کیا کہ اس میں ہم کو کیا ملے گا؟ فرمایا: کہ ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ: ۳۱۱۸)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایام قربانی میں انسان کا کوئی عمل اللہ تعالی کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں ہے، اور قربانی کرنے والا آدمی قیامت کے دن اس جانور کی سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی کے نزدیک مقبول ہو جاتا ہے۔ پس اے اللہ کے بندو! پوری خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ترمذی: ۱۴۱۳)

حضرت حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دل خوش ہو، اور وہ اپنی قربانی میں ثواب کی نیت رکھتا ہو، تو وہ قربانی اس شخص کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائے گی۔ (طبرانی کبیر)

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک قربانی کی حیثیت وجوب کی ہے، یعنی قربانی ایک واجب عمل ہے، ایک تو اس لئے کہ اللہ تعالی نے اس کا حکم دیا ہے، اور دوسرے اس لئے کہ احادیث میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے، اور وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کے لئے سخت تنبیہ اور وعید وارد ہوئی ہے۔

قربانی نہ کرنے والوں کے لئے سخت وعید

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جس شخص کے پاس قربانی کی وسعت ہو (یعنی صاحب نصاب ہو) اور وہ پھر قربانی نہ کرے تو وہ ہماری

عیدگاہ میں نہ آئے۔ (ابن ماجہ ۳۱۲۳، الترغیب والترہیب: ۲/۱۰۳)

دیکھئے! پیغمبر علیہ السلام نے کس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اور یہ ناراضگی ان لوگوں کے لئے ہے جن کے ذمہ قربانی واجب ہو اور وہ قربانی نہ کریں۔

قربانی کرنے والا بال ناخن وغیرہ نہ کاٹے

جس شخص کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ عید الاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے بعد ناخن بال وغیرہ نہ کاٹے جب تک کہ قربانی نہ کرلے۔ (مسلم شریف: ۲/۱۶۰، اعلاء السنن: ۷/۲۰۸)

قربانی کا وقت

مسئلہ: قربانی کے تین دن ہیں یعنی ۱۰-۱۱-اور ۱۲ ذی الحجہ، اس سے پہلے یا بعد میں قربانی معتبر نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع: ۴/ ۱۹۸، مطبوعہ زکریا دیوبند)

مسئلہ: ۱۰/ ذی الحجہ کو قربانی کرنا سب سے افضل ہے اس کے بعد گیارہویں تاریخ اور پھر بارہویں تاریخ کا درجہ ہے۔ (شامی زکریا: ۹/ ۴۵۸، مجمع الانہر: ۴/۱۷۰)

مسئلہ: ایام قربانی میں قربانی دن میں ہی کرنی چاہئے، البتہ رات میں قربانی کرنا بھی بکراہت معتبر ہے۔ (لیکن اگر روشنی وغیرہ کا اچھا انتظام ہو، تاکہ اندھیرے کی وجہ سے ذبح میں کمی نہ رہ جائے، تو پھر بلاکراہت درست ہے)۔ (شامی زکریا: ۹/۴۶۳، مجمع الانہر: ۴/۱۷۰، بدائع الصنائع: ۴/۲۲۳)

مسئلہ: بارہویں ذی الحجہ میں سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے قربانی کرنا درست ہے، جب سورج ڈوب جائے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ (بدائع الصنائع: ۴/ ۱۹۸)

مسئلہ: قربانی کا اصل وقت ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہو کر ۱۲/ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک رہتا ہے؛ لیکن شہر اور قصبے اور ایسی بڑی آبادیاں جہاں عید کی نماز ہوتی ہو وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، بلکہ عید کی نماز کے بعد ہی قربانی درست ہوگی۔ البتہ جہاں عید کی نماز نہ ہوتی ہو، جیسے چھوٹے گاؤں اور دیہات تو وہاں

عید کی نماز سے پہلے بھی قربانی کرنا درست ہے۔ (ملتقی الابحر:۴/۱۴۹، در مختار مع الشامی:۹/۴۶۰)

مسئلہ: اگر کسی نے عید کی نماز کے بعد خطبہ سے پہلے قربانی کی تو قربانی درست ہوجائے گی، لیکن ایسا کرنا بہتر نہیں ہے، افضل یہی ہے کہ خطبہ کے بعد ہی قربانی کی جائے۔ (شامی زکریا:۹/۴۶۱، ہندیہ:۵/۲۹۵)

مسئلہ: اگر کسی شہر میں عیدالاضحیٰ کی نماز کئی جگہ پر ہوتی ہو، تو اگر کسی ایک جگہ پر بھی نماز پڑھ لی جائے تو پورے شہر والوں کے لئے قربانی کرنا درست ہوجائے گا، اس میں عیدگاہ یا جامع مسجد وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع:۴/۲۱۱، تاتارخانیہ:۱۷/۴۱۹، مجمع الانہر:۴/۱۷۰)

قربانی کس پر واجب ہے؟

جو شخص آزاد ہو، مسلمان ہو، مقیم ہو اور ایام قربانی میں نصاب کے بقدر مال کا مالک ہو تو اس پر قربانی واجب ہے۔ غلام، غیر مسلم، مسافر اور جو صاحب نصاب نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔ (شامی زکریا:۹/۴۵۲، مجمع الانہر:۴/۱۶۶، بدائع الصنائع:۴/۱۹۵)

عورتوں پر قربانی

اکثر عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ قربانی کا تعلق صرف مردوں سے ہے، عورتوں سے نہیں، یہ بات سراسر غلط ہے، اگر کوئی عورت نصاب کے بقدر مال کی مالک ہے، تو اس پر بھی قربانی واجب ہے، اور اس کا ادا کرنا خود عورت کی ذمہ داری ہے۔ ہاں اگر شوہر اس کی طرف سے ادا کردے تب بھی ادا ہوجائے گی۔ (شامی:۹/۴۵۳)

جیل میں قید شخص پر قربانی

اگر کوئی شخص جیل میں قید ہے اور وہ مقیم ہے اور صاحب نصاب بھی ہے تو اس پر قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا واجب ہے۔ چاہے جیل میں کرے، یا جیل سے باہر کسی دوسری جگہ پر کسی کو

کہہ کر کروادے، یا اپنے گھر پر کروادے۔ (شامی:۹/۴۵۳)

مقروض شخص پر قربانی

اگر کسی آدمی کے پاس نصاب کے بقدر یا اس سے زیادہ مال ہے لیکن اس کے اوپر قرض بھی ہے۔ تو اگر قرض نکالنے کے بعد اتنا مال بچ جائے جو نصاب کے بقدر ہو تو اس پر قربانی واجب ہے، اور اگر قرض نکالنے کے بعد نصاب سے کم مال بچ رہا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔ (ہندیہ:۵/۲۹۲)

فقیر آدمی ایام قربانی میں مالدار ہو جائے

اگر کوئی آدمی پہلے سے فقیر تھا، لیکن قربانی کے دنوں میں یا قربانی کے تیسرے دن آخری وقت میں صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہے۔ (شامی زکریا:۹/ ۴۵۸، ہندیہ:۵/۲۹۲)

مالدار کی قربانی کا جانور گم ہو گیا یا مر گیا

اگر کسی شخص پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا؛ لیکن قربانی سے پہلے وہ گم ہو گیا یا مر گیا تو اس پر دوسرے جانور کی قربانی واجب ہے۔ (شامی:۹/۴۷۱، بدائع الصنائع زکریا:۴/ ۲۱۶)

مالدار شخص کا قربانی کے جانور کو بدلنا

مالدار آدمی کو اختیار ہے کہ وہ اپنا متعین کردہ جانور قربانی سے قبل بدل لے، اور اس کی جگہ دوسرے جانور کی قربانی کرے۔ کیونکہ مالدار شخص کے متعین کرنے سے قربانی کا جانور متعین نہیں ہوتا۔ لہٰذا اسے بدلنے کا اختیار ہے۔ (البحر الرائق زکریا:۹/۳۲۰، تاتارخانیہ:۱۷/۴۱۱)

فقیر پر قربانی کا وجوب

فقیر شخص پر قربانی واجب نہیں ہے؛ لیکن اگر فقیر قربانی کی نیت سے جانور خرید لے تو اس پر قربانی واجب ہوجاتی ہے اور اس پر اسی متعین جانور کی قربانی لازم ہے۔ (شامی: ۹/۴۷۱، تاتارخانیہ: ۱۷/۴۱۱)

فقیر آدمی کی قربانی کا جانور گم ہوگیا یا مرگیا

فقیر شخص نے کوئی جانور قربانی کی نیت سے خرید لیا تھا۔ پھر وہ قربانی سے قبل گم ہوگیا یا مرگیا تو اس پر دوسرے جانور کی قربانی لازم نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع: ۴/۲۰۰، تاتارخانیہ: ۱۷/۴۱۳، شامی: ۹/۴۷۱)

فقیر آدمی کا قربانی کے جانور کو بدلنا

اگر فقیر آدمی نے کوئی جانور قربانی کے لئے زبان سے کہہ کر متعین کر لیا تھا تو اب اس کو بدلنے کی اجازت نہیں ہے؛ بلکہ اسی متعین کردہ جانور کی قربانی لازم ہے۔ (البحر الرائق زکریا: ۹/۳۲۰، الفتاوی الولوالجیۃ: ۳/۸۲)

نابالغ اور مجنون کی طرف سے قربانی

نابالغ بچہ، دیوانہ اور پاگل شخص پر قربانی واجب نہیں ہے، (اگرچہ وہ مالدار کیوں نہ ہوں اسی طرح ان کے اولیاء پر بھی ان کی طرف سے قربانی لازم نہیں ہے، ہاں اگر اولیاء ان کی طرف سے قربانی کردیں تو بہتر ہے)۔ (شامی زکریا: ۹/۴۵۸، تاتارخانیہ: ۱۷/۴۰۷)

اہل خانہ اور اولاد کی طرف سے قربانی

اگر باپ کا معمول ہے کہ وہ ہر سال اپنے اہل خانہ اور چھوٹے بڑے بچوں کی طرف سے قربانی کرتا ہے تو استحساناً سب کی طرف سے قربانی درست ہے، خواہ اہل خانہ نے باقاعدہ اجازت

دی ہو یا نہ دی ہو۔(شامی زکریا:۹/۴۵۷،محیط برھانی:۸/۴۷۳)

مرحومین کی طرف سے قربانی

اگر کوئی آدمی اپنے مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے یا کسی بھی میت کی طرف سے نفلی قربانی کرے تو یہ جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ سلسلہ امت میں بلاکسی اختلاف کے جاری ہے، اور اس طرح کی قربانی کا گوشت کوئی بھی کھا سکتا ہے، اس میں فقیر یا غریب کی بھی کوئی قید نہیں ہے۔(شامی زکریا:۹/۴۸۴)

حضورؐ کی طرف سے قربانی

اگر کوئی شخص اپنی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے قربانی کرے، تو یہ جائز ہے اور یہ سعادت و نیک بختی کے حصول کا ذریعہ ہے۔(شامی زکریا:۳/۱۵۳)

قربانی کی قضا

اگر کوئی جانور قربانی کے لئے متعین تھا، لیکن وقت پر اس کی قربانی نہ کی جاسکی اور ایام قربانی گذر گئے تو اگر وہ جانور موجود ہے تو اس جانور کو زندہ صدقہ کرنا ضروری ہے، اور اگر جانور موجود نہ ہو تو پورے جانور کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔(ہندیہ:۵/۲۹۴،محیط برھانی:۸/۴۶۴)

ایام قربانی میں واجب قربانی نہیں کی؟

اگر کسی شخص پر قربانی واجب تھی، لیکن اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی نہیں کی اور نہ جانور خریدا تو بعد میں اس پر ایک بکرا یا بکری کی قیمت کا غریبوں پر صدقہ کرنا واجب ہے۔(یعنی اب بڑے جانور کے ساتویں حصہ کی قیمت کافی نہ ہوگی، بلکہ پورے جانور کی قیمت دینی ضروری ہوگی)۔(ہندیہ:۵/۲۹۶)

کئی سالوں سے واجب قربانی نہیں کی؟

اگر صاحب استطاعت شخص نے وسعت کے باوجود قربانی چھوڑ دی، اور کئی سال تک قربانی نہیں کی، تو ہر سال کی قربانی کے بدلہ میں ایک بکرا یا بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا لازم ہے۔
(شامی زکریا:۹/۴۶۳، بدائع الصنائع:۴/۲۰۴)

قربانی کے جانوراوران کی عمریں

(۱) بکرا/بکری، ایک سال کامکمل ہو چکا ہو۔ اور اس کے ضمن میں پالتو بھیڑ دنبہ اور مینڈھے وغیرہ بھی شامل ہیں۔ البتہ دنبہ یا بھیڑ اگر فربہ اور صحت مند ہو تو ایک سال سے کم بھی ان کی قربانی درست ہے، جب کہ چھ مہینے سے زیادہ کے ہوں۔

(۲) گائے، بھینس، کٹرا، بیل وغیرہ۔ دوسال کے مکمل ہو چکے ہوں۔

(۳) اونٹ: پانچ سال کامکمل ہو چکا ہو۔ (تاتارخانیہ:۱۷/۴۲۵، شامی:۹/۴۶۶، البحرالرائق:۹/۳۲۴)

قربانی کے جانوروں میں حصے

بھینس، کٹرا، گائے وغیرہ بڑے جانور میں سات حصے دار شریک ہو سکتے ہیں، جبکہ بکرا، بکری وغیرہ چھوٹا جانور صرف ایک شخص کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ (بدائع الصنائع:۴/۲۰۷، تبیین الحقائق:۶/۴۷۶)

سبھی شریکوں کا عبادت کی نیت کرنا ضروری ہے

بڑے جانور میں حصہ لینے والے سبھی شریک لوگوں کا قربت وعبادت کی نیت کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر کسی شریک کی نیت صرف گوشت کھانے کی ہو تو اس جانور میں حصہ لینے والے کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ (شامی زکریا:۹/۴۷۲، تاتارخانیہ:۱۷/۴۵۰)

چندلوگوں کا کسی ایک کی طرف سے قربانی کرنا

نفلی طور پر ثواب پہنچانے کی نیت سے اگر کئی لوگ ایک جانور میں یا جانور کے کسی حصے میں مشترک طور پر شریک ہوجائیں اوراس کا ثواب کسی میت یا زندہ کو پہنچادیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اوراس سے دوسرے حصہ داروں کی قربانی پر بھی کوئی اثر نہ پڑے گا۔(فتاوی محمودیہ ڈابھیل:۱۷/۲۰۷)

قربانی کا گوشت تول کرتقسیم کرنا

اگرقربانی کے سب شریک اجنبی ہوں اورسب اپنا حصہ مکمل وصول کرنا چاہتے ہوں تو ایسی صورت میں قربانی کا گوشت برابرتول کرتمام حصہ داروں میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔(ملتقی الابحر:۴/۱۶۸، شامی:۹/۴۶۰)

ذبح کے وقت تمام شرکاء کا نام لینا

اگر بڑے جانورمیں سب حصے دار متعین ہوچکے ہیں تو ذبح کے وقت ہرایک کا نام لینا ضروری نہیں ہے، بلکہ مطلق ذبح سے بھی سب کی قربانی درست ہوجائے گی۔ (ہندیہ: ۵/۲۹۴، بدائع الصنائع:۴/۲۰۹)

دکھاوے کے لئے مہنگا جانور خریدنا

آج کل بعض لوگ محض ناموری اور دکھاوے کے لئے مہنگے سے مہنگا جانورخریدتے ہیں اور پھر اس کا خوب چرچا کرکے خوش ہوتے ہیں۔تو اس ریاکاری کے ساتھ ثواب کی امید رکھنا محض فریب ہے، اللہ تعالی کے نزدیک وہی عمل مقبول ہے جو خالص اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے۔ ریا کاری کا جانور کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اللہ کی نظر میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔(کتاب المسائل:۲/۲۹۹)

عیب دار جانوروں کی قربانی

مَسْئَلَہ: جس جانور کے سینگ کا کچھ حصہ اوپر سے ٹوٹ گیا ہو (یا اس کا خول اتر گیا ہو) اس کی قربانی درست ہے؛ لیکن اگر سینگ ٹوٹنے کا اثر دماغ تک پہونچ گیا ہو (یعنی دماغ کی ہڈی میں سوراخ ہوگیا ہو) تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ (شامی زکریا: ۹/ ۴٦۷، مجمع الانہر: ۴/ ۱۷۱)

مَسْئَلَہ: جس جانور کے پیدائشی طور پر سینگ نہ ہوں (یا بچپن میں ہی اس کے سینگ کی جگہ آگ سے جلا دی گئی ہو جس کی وجہ سے سینگ نہ نکل سکے ہوں) اس کی قربانی درست ہے۔ (شامی: ۹/ ۴٦۷)

مَسْئَلَہ: اگر جانور کا کان تھوڑا بہت کٹا ہے تو اس کی قربانی درست ہے، لیکن اگر کان کا اکثر حصہ کٹ گیا ہے تو اس کی قربانی درست نہ ہوگی۔ (شامی: ۹/ ۴٦۸، تاتارخانیہ: ۱۷/ ۴۲۹)

مَسْئَلَہ: جس جانور کے پیدائشی طور پر کان نہ ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ (درمختار مع الشامی: ۹/ ۴٦۹)

مَسْئَلَہ: جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر ٹوٹ چکے ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں ہے اور جس کے دو چار دانت ٹوٹے ہوں کہ اسے چارہ کھانے میں زیادہ دشواری نہ ہوتی ہو تو اس کی قربانی میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (البحر الرائق زکریا: ۹/ ۳۲۳، شامی: ۹/ ۴٦۹)

مَسْئَلَہ: زبان کٹا ہوا جانور جو چرنے پر قادر نہ ہو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ (شامی: ۹/ ۴۷۰، تاتارخانیہ: ۱۷/ ۴۲۸)

مَسْئَلَہ: اگر جانور کی دم کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے اور اگر معمولی حصہ کٹا ہوا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (شامی زکریا: ۹/ ۴٦۸)

مَسْئَلَہ: جو جانور اتنا دبلا ہو کہ اس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، لیکن اگر تھوڑا بہت دبلا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، البتہ موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (ہندیہ: ۵/ ۳۰۰)

مسئلہ: جو جانور بالکل لنگڑا ہو یا اس قدر لنگڑا ہو کہ تین پاؤں زمین پر رکھتا ہو اور چوتھا پیر زمین پر رکھ ہی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، اور اگر چوتھا پاؤں زمین پر ٹیک کر لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (البحرالرائق:۹/۳۲۳)

مسئلہ: بکری کے دو تھنوں میں سے ایک تھن اگر خشک ہو جائے یا کٹ جائے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، اسی طرح گائے بھینس وغیرہ کے اگر دو تھن سوکھ جائیں یا کٹ جائیں تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے؛ لیکن اگر گائے بھینس وغیرہ کے چار تھنوں میں سے ایک تھن سوکھ جائے یا کٹ جائے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (تاتارخانیہ:۱۷/۴۳۰، شامی:۹/۴۶۹)

مسئلہ: گابھن جانور کی قربانی مکروہ ہے جبکہ ولادت کا وقت قریب ہو۔ (شامی:۹/۴۴۱)

مسئلہ: خصی جانور کی قربانی نہ صرف جائز بلکہ افضل اور مسنون ہے کیونکہ اس کا گوشت غیر خصی سے اچھا ہوتا ہے۔ (شامی:۹/۴۶۷، البحرالرائق:۹/۳۲۳)

مسئلہ: اگر خریدتے وقت جانور صحیح سالم تھا؛ لیکن بعد میں عیب دار ہو گیا تو مالدار پر اس کے بجائے دوسرے صحیح سالم جانور کی قربانی لازم ہے۔ اور اگر فقیر ہے تو اسی عیب دار جانور کی قربانی کر سکتا ہے، دوسرے جانور کی قربانی اس پر لازم نہیں ہے۔ (شامی :۹/۴۷۱، بدائع الصنائع:۴/۲۱۶)

مسئلہ: جو جانور پہلے سے صحیح سالم تھا؛ لیکن قربانی کے لئے کوشش کرتے وقت (اچھل کود وغیرہ کی وجہ سے) عیب دار ہو گیا تو اس کی قربانی میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ (البحر الرائق:۹/۳۲۴، بدائع الصنائع:۴/۲۱۶)

مسئلہ: جس جانور کے کھجلی یا خارش ہو اس کی قربانی بھی درست ہے، البتہ اگر خارش کی وجہ سے بالکل دبلا پتلا ہو گیا ہو اور اس کا اثر گوشت تک پہونچ گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ (ہندیہ:۵/۱۹۸)

مسئلہ: بانجھ جانور جو شروع سے ہی بچے نہ جنتا ہو یا ایک دو بچہ جن کر بچے جننے بند کر دیئے ہوں تو اس کی قربانی بھی درست ہے۔ (امدادالفتاوی:۳/۵۵۹)

قربانی (ذبح) کا مسنون طریقہ

(۱) افضل یہ ہے کہ اپنی قربانی خود اپنے ہاتھ سے کرے، اگر خود نہ کر سکے تو کم از کم ذبح کے وقت سامنے موجود رہے۔ (شامی: ۹/۴۷۴)

حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول خود اپنے ہاتھ سے قربانی فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم: ۳۶۳۷)

(۲) جانور کو لٹانے سے قبل چھری کو تیز کرنا مستحب ہے، تاکہ ذبح کے وقت جانور کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ (تاتارخانیۃ ۱۷/۳۹۶)

(۳) جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹادیں یعنی اس کے پیر قبلہ کی طرف کردیں اور اپنا دایاں پاؤں اس کے شانے پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کریں۔ (اعلاء السنن کراچی ۱۷/۱۳۷) مسبوط سرخسی، بیروت: ۱۲/۳)

(۴) ذبح کے وقت قربانی کی نیت کرے (دل سے نیت بھی کافی ہے، اس کے لئے الفاظ ادا کرنے ضروری نہیں ہیں)۔ (ہندیہ ۵/۲۹۱)

(۵) ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے۔ (تاتارخانیۃ ۱۷/۳۹۸)

(۶) ذبح کرنے سے پہلے یہ آیتیں پڑھنا بھی ثابت ہے۔ ﴿إِنِّيْ وَجَهَّتُ وَجهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ☆ قُلْ اِنَّ صَلاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ☆ لاَ شَرِيْكَ لَـهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (ابوداؤد ۲/۳۸۶، بدائع الصنائع ۴/۲۲۲)

(۷) ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے: "اللّٰهم تقبل مني كما تقبلت من حبيبك محمد صلى الله عليه وسلم ومن خليلك ابراهيم عليه السلام" (تاتارخانیۃ ۱۷/۴۰۰)

یہ دعا اس وقت ہے جبکہ اپنی طرف سے ذبح کرے اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے ذبح کررہا ہے تو "اللّٰهم تقبل من" کے بعد اس شخص کا نام لے، یا اگر بڑا جانور ذبح کررہا ہے تو لفظ ''من'' کے بعد سارے شرکاء کا نام لے۔

ذبح کے وقت اردو میں اللہ کا نام لینا

اگر ذبح کرتے وقت اردو میں اللہ کا نام لیا مثلا کہا: ''اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں'' تو بھی جانور حلال ہوجائے گا (عربی کا کلمہ پڑھنا ضروری نہیں ہے)۔ (شامی: ۹/ ۴۳۷، البحرالرائق ۹/ ۳۰۸)

ایک بسم اللہ سے کئی جانور ذبح کرنا

اگر کئی جانوروں کو الگ الگ جگہوں پر لٹایا جائے یا پے در پے لٹایا جائے تو ایک بسم اللہ سب کے لئے کافی نہیں ہوگی بلکہ ہر جانور کے لئے الگ الگ بسم اللہ پڑھنی ضروری ہوگی۔ (شامی زکریا ۹/ ۴۳۹، البحرالرائق ۹/ ۳۰۷)

ذبح میں مدد کرنے والے بھی بسم اللہ پڑھیں

جو شخص جانور کو ذبح کرانے میں چھری چلانے والے کا معاون ہو مثلاً چھری میں ہاتھ لگا رہا ہو، تو اس پر بھی بسم اللہ پڑھنا واجب ہے۔ (شامی زکریا: ۹/۴۸۲)

قربانی کرتے وقت بسم اللہ بھول جانا

اگر مسلمان شخص ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کا ذبیحہ حلال ہے، لیکن اگر جان بوجھ کر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دیا تو ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔ (البحرالرائق ۹/ ۳۰۶، تاتارخانیہ ۱۷/ ۴۰۱)

جانور کا ذبح کب متحقق ہوگا

جانور کے گلے میں چار شہ رگیں ہوتی ہیں (۱) حلقوم: جس سے سانس لیا جاتا ہے، (۲) مری: جس سے کھانا پانی اندر جاتا ہے، (۳-۴) دوران خون والی دو رگیں، ان چار رگوں میں سے اگر تین رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہو جاتا ہے، اور شرعی طور پر ذبح کا تحقق ہو

جاتا ہے۔(شامی زکریا:۹/۳۵۶، ہندیہ۵:۲۸۷)

عورت کا ذبیحہ

عورت کے لئے بھی جانور ذبح کرنے کی اجازت ہے،لہٰذا مسلمان عورت کا ذبیحہ بلاشبہ حلال ہے۔(اعلاء السنن کراچی:۱۷/۲۹،شامی:۹/۴۳۰)

باشعور بچہ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ باشعور ہو، اور اللہ کا نام لے کر ذبح کرنے پر قادر ہو،تو اس کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔(شامی زکریا:۹/۴۳۰،الفتاوی السراجیۃ:۳۸۱)

چرم قربانی اور گوشت کے مصارف

قربانی کا گوشت کہاں صرف کریں؟

افضل یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں (۱)ایک حصہ فقراء میں تقسیم کردیں (۲)دوسرا حصہ اپنے رشتہ داروں اور دوست واحباب کو پیش کریں (۳) تیسرا حصہ خود اپنے استعمال میں لائیں،اوراپنی قربانی میں سے خود کھانا بھی مستحب ہے(اوراگرضرورت ہوتو سارا گوشت اپنے استعمال میں بھی لاسکتے ہیں اور سارا صدقہ بھی کر سکتے ہیں) (شامی زکریا: ۹/۴۸۴، بدائع الصنائع:۴/۲۲۴،تاتارخانیۃ:۱۷/۴۳۷)

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

قربانی کا گوشت کسی غیر مسلم کو دینا بھی جائز ہے۔(تاتارخانیۃ:۱۷/۴۳۷،اعلاء السنن کراچی :۱۷/۲۵۸،ہندیۃ۵/۳۰۰)

قربانی کا گوشت فروخت کرنا

اصل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت فروخت نہ کیا جائے، بلکہ اپنے استعمال میں لائیں یا مستحقین اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرادیں، لیکن اگر گوشت اتنا زیادہ ہو کہ اس کے ضائع ہونے یا خراب ہونے کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں ضائع کرنے کے بجائے بہتر یہی ہوگا کہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت غرباء و مستحقین میں تقسیم کردی جائے۔ (تاتارخانیۃ: ۱۷/۴۴۱، ملتقی الابحر: ۱۷۴/۴)

قربانی کا گوشت ولیمہ اورلڑکی کی شادی میں کھلانا

قربانی کا گوشت دعوتِ ولیمہ میں اسی طرح لڑکی کی شادی میں رشتہ داروں اور دوست واحباب وغیرہ کوبھی کھلایا جاسکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (شامی زکریا: ۹/۴۷۲)

قربانی کی کھال کا استعمال

بہتر یہ ہے کہ قربانی کی کھال صدقہ میں دے دی جائے، لیکن اس کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا بھی جائز ہے، جبکہ دباغت وغیرہ کے ذریعہ اس کو پاک کرلیا جائے۔ (تبیین الحقائق زکریا: ۶/ ۴۸۶، ملتق الابحر: ۴/۱۷۴، شامی: ۹/ ۴۷۵)

قربانی کی کھال مدارس میں دینا

قربانی کی کھال مدارس کے غریب نادار طلبہ کوبطور صدقہ دینا درست ہے، اس میں صدقہ اور علم دین کی اشاعت دونوں کا ثواب ملے گا۔ (کتاب الفتاوی: ۴/۱۵۲، جواہرالفقہ: ۱/۴۵۲، فتاوی محمودیہ: ۱۷/۴۶۲)

قربانی کی کھال مساجد میں دینا

قربانی کی کھال مسجد میں اس غرض سے دینا کہ اسے فروخت کر کے مسجد کی مختلف ضروریات میں خرچ کیا جائے درست نہیں ہے، اسی طرح قربانی کی کھال مسجد کے امام کو تنخواہ اور معاوضہ کے طور پر دینا بھی جائز نہیں ہے۔ (فتاوی محمودیہ، میرٹھ:۲۶/ ۳۷۸-۳۷۹)

قربانی کی کھال ہدیہ کرنا

قربانی کی کھال بعینہ کسی کو ہدیہ بھی کر سکتے ہیں، اس میں مالدار اور غریب کی بھی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ (شامی:۹/ ۳۹۸، الدر المنتقی، بیروت:۴/ ۱۷۵)

قربانی کے جانور کی رسی وغیرہ صدقہ کرنا

قربانی کی کھال کے ساتھ جانور کی رسی، جھول اور زنجیر وغیرہ بھی صدقہ کر دینی چاہیے۔
(شامی:۹/ ۴۷۴، تاتارخانیہ:۱۷/ ۴۴۲)

قصائی کی اجرت جانور میں سے دینا

جانور ذبح کرنے اور گوشت بنانے والے قصائی کی اجرت قربانی کی کھال، چربی، پھیپڑے اور گوشت وغیرہ کے ذریعہ ادا کرنی درست نہیں ہے، بلکہ قصائی کی اجرت الگ سے دی جائے۔ (شامی زکریا:۹/ ۴۷۵، البحر الرائق:۹/ ۳۲۷)

☆☆☆☆